قد دخفر (مشکوٰۃ)

کیا واقعی اصلاح ذات البین اور معاف کر دینے کا مقام ایسا ہی ہے جیسا الفاظ سے ظاہر ہے؟ بہرحال یہ ایک ایسا اسلوبِ بیان ہے جو ہر زبان میں مستعمل ہے۔

۵- ارذل عمر

جہلم (اقبال لائبریری) سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

۱- قرآن مجید میں ارذل عمر سے کیا مراد ہے، کتنے سال؟ چالیس سال یا کچھ اور؟

۲- کیا حضرت نوح علیہ السلام بھی اس حد کو پہنچ گئے تھے؟

۳- وَبَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً : قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ (الاحقاف ع۲) سے بھی کیا یہی ارذل العمر مراد ہے؟

۴- کیا اسلام امیری اور غریبی کو تسلیم کرتا ہے؟ (مختصراً)

الجواب

۱- ارذل عمر:۔ اس سے مراد سال نہیں، کیفیت ہے۔ خود اسی آیت میں اس کا ذکر موجود ہے۔

لِکَیْ لَا یَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَیْئًا (پ۱۴- النحل ع۹- الحج ع۱)

کہ سمجھنے کے پیچھے اب کچھ نہ سمجھے۔

یعنی دماغ ساتھ دے نہ اعضاء، بس یوں سمجھیے ایک زندہ لاش، اور یہ کیفیت مختلف لوگوں میں مختلف ہوتی ہے، ایسے لوگوں کو "ستر بہترے" بھی کہتے ہیں۔ وہ ایک زندہ لاش ہو جس کو جوں توں کر کے رکھا جائے۔

۲- حضرت نوح علیہ السلام اس کیفیت سے دوچار نہیں ہوئے تھے، کیونکہ نبی تھے مقتدا تھے۔ تا آخر ان کا باہوش رہنا ایک دینی ضرورت تھی۔ بلکہ بے ہوشوں کو ہوش میں لانے کے لیے مبعوث ہوئے تھے۔ ان کا "ستر بہترے" جانا حکمتِ الٰہی کے منافی تھا۔

۳- چالیس سال "ارذل عمر" نہیں، پختہ اور سنجیدہ عمر کا سن ہوتا ہے۔ سورۂ احقاف کی اسی آیت میں اس کا ذکر موجود ہے۔

حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ اَشُدَّہٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً (احقاف ع۲)

© rasailojaraid.com